احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 7 اپریل 2003ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

# الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 7 اپریل 2003ء 4 صفر 1424 ہجری-7شہادت 1382ھش جلد 53-88 نمبر 75

## متقی وہ ہیں

مفتی بصرہ حضرت قتادہ بن دعامہؒ نے یومنون بالغیب کی تفسیر میں فرمایا کہ-

متقی وہ ہیں جو بعث بعدالموت' حساب' جنت اور جہنم پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ کے اس موعود کی تصدیق کرتے ہیں جس کا وعدہ قرآن میں دیا گیا ہے-

(تفسیر در منثور جلد1 ص64 از جلال الدین سیوطی)

## ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

پہلا مرحلہ یہ ہے کہ انسان تقویٰ اختیار کرے- میں اس وقت برے کاموں کی تفصیل بیان نہیں کر سکتا- قرآن شریف میں اول سے آخر تک اوامر اور نواہی اور احکام الٰہی کی تفصیل موجود ہے- اور کئی سو شاخیں مختلف قسم کے احکام کی بیان کی ہیں- خلاصۂ یہ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کو ہرگز منظور نہیں کہ زمین پر فساد کریں- اللہ تعالیٰ دنیا پر وحدت پھیلانا چاہتا ہے- لیکن جو شخص اپنے بھائی کو رنج پہنچاتا ہے- ظلم اور خیانت کرتا ہے' وہ وحدت کا دشمن ہے- جب تک یہ بدخیال دل سے دور نہ ہوں کبھی ممکن نہیں کہ سچی وحدت پھیلے- اس لئے اس مرحلہ کو سب سے اول رکھا-

تقویٰ کیا ہے؟ ہر قسم کی بدی سے اپنے آپ کو بچانا- پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابرار کے لئے پہلا انعام شربت کافوری ہے- اس شربت کے پینے سے دل برے کاموں سے ٹھنڈے ہو جاتے ہیں- اس کے بعد ان کے دلوں میں برائیوں اور بدیوں کے لئے تحریک اور جوش پیدا نہیں ہوتا- ایک شخص کے دل میں یہ خیال تو آ جاتا ہے کہ یہ کام اچھا نہیں یہاں تک کہ چور کے دل میں بھی یہ خیال آ ہی جاتا ہے مگر جذبہ دل سے وہ چوری بھی کر ہی لیتا ہے- لیکن جن لوگوں کو شربت کافوری پلا دیا جاتا ہے ان کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ ان کے دل میں بدی کی تحریک ہی پیدا نہیں ہوتی بلکہ دل برے کاموں سے بیزار اور متنفر ہو جاتا ہے- گناہ کی تمام تحریکوں کے مواد دبا دیئے جاتے ہیں- یہ بات خدا تعالیٰ کے فضل کے سوا میسر نہیں آتی- جب انسان دعا اور عقد ہمت سے خدا تعالیٰ کے فضل کو تلاش کرتا ہے اور اپنے نفس کے جذبات پر غالب آنے کی سعی کرتا ہے تو پھر یہ سب باتیں فضل الٰہی کو کھینچ لیتی ہیں اور اسے کافوری جام پلایا جاتا ہے- جو لوگ اس قسم کی تبدیلی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں زمرۂ ابدال میں داخل فرماتا ہے- اور یہی تبدیلی ہے جو ابدال کی حقیقت کو ظاہر کرتی ہے-

یہ بھی عموماً دیکھا گیا ہے کہ اکثر لوگ ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے جب اس قسم کی باتوں کو سنتے ہیں تو ان کے دل متاثر ہو جاتے ہیں اور وہ اچھا بھی سمجھتے ہیں- لیکن جب اس مجلس سے الگ ہوتے ہیں اور اپنے احباب اور دوستوں سے ملتے ہیں تو پھر وہی رنگ ان میں آ جاتا ہے اور ان سنی ہوئی باتوں کو یکدم بھول جاتے ہیں اور وہی پہلا طرز عمل اختیار کرتے ہیں- اس سے بچنا چاہئے- جن صحبتوں اور مجلسوں میں ایسی باتیں پیدا ہوں ان سے الگ ہو جانا ضروری ہے اور ساتھ ہی یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ ان تمام بری باتوں کے اجزاء کا علم ہو- کیونکہ طلب شئے کے لئے علم کا ہونا سب سے اول ضروری ہے- جب تک کسی چیز کا علم نہ ہوا سے کیونکر حاصل کر سکتے ہیں-

(ملفوظات جلد چہارم ص655)

## عطایا برائے گندم

ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے- اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں- لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے- ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں- جملہ نقد عطایا بد گندم کھاتہ نمبر 135-4550/3 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں-

(صدر کمیٹی امداد مستحقین جلسہ سالانہ ربوہ)

## ضرورت مند طلباء کی اعانت فرمائیں

غریب مستحق اور نادار طلباء و طالبات کی مالی امداد کے لئے شعبہ امداد طلباء صدر انجمن احمدیہ کا مشروط با مد شعبہ ہے- جو کہ نظارت تعلیم ربوہ میں قائم ہے- یہ شعبہ غریب مستحق اور ضرورت مند طلباء کی مالی اعانت کرتا ہے- اس وقت سینکڑوں طلباء و طالبات اس شعبہ کی مالی اعانت سے تعلیم حاصل کر رہے ہیں- روزمرہ کی بڑھتی ہوئی مہنگائی کی وجہ سے تعلیمی اخراجات بہت زیادہ ہو رہے ہیں- جس کی وجہ سے اس وقت اس شعبہ پر بہت زیادہ بوجھ ہے- اس شعبہ کے اخراجات مخیر احباب کے عطیات کے ذریعے پورے کئے جاتے ہیں- احباب جماعت سے پر زور درخواست ہے کہ اس شعبہ کی بڑھ چڑھ کر مالی اعانت فرمائیں- تا کہ مستحق اور ضرورت مند طلباء تعلیم کے نور سے منور ہو سکیں- امداد کی رقوم اس وضاحت کے ساتھ کہ یہ رقم عطیہ برائے امداد طلباء ہے- براہ راست بنام نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلباء بھجوا کر ممنون فرمائیں-

(انچارج امداد طلباء نظارت تعلیم)

# تاریخ احمدیت

## منزل بہ منزل

## دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

مرتبہ ابن رشید

## 1980ء ②

**18,17** اپریل — حیدرآباد بھارت میں صوبائی کانفرنس منعقد ہوئی۔

**19** اپریل — مجلس انصاراللہ برطانیہ کا دوسرا سالانہ اجتماع۔

**23** اپریل تا **4** مئی — حضور کا سفر اسلام آباد

**26** اپریل — مجلس انصاراللہ ربوہ کا پہلا یک روزہ سالانہ اجتماع بیت اقصیٰ میں ہوا۔

**26** اپریل — ON1 نائیجیریا میں احمدیہ کمیونٹی سکول کا اجراء

**27,26** اپریل — مدراس بھارت میں صوبائی کانفرنس۔

اپریل — ایک احمدی طالب علم نعیم الحق خان صاحب نے ایم ایس سی سائیکالوجی کے فائنل امتحان میں کراچی یونیورسٹی میں فرسٹ کلاس فرسٹ پوزیشن حاصل کر کے یونیورسٹی میں نیا ریکارڈ قائم کیا اور عثمان میموریل گولڈ میڈل کے حقدار قرار پائے۔

اپریل — رفاقت احمد صاحب کو بینکنگ کے امتحان 79ء میں پاکستان بھر میں اول آنے پر سٹیٹ بنک آف پاکستان نے گولڈ میڈل دیا۔

**11,10** مئی — کیرالہ بھارت میں صوبائی کانفرنس

**11** مئی — اروکیا نائیجیریا میں ایک اور بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

**15** مئی — ناصر احمدیہ سیکنڈری سکول کینما سیرالیون کے سائنس بلاک کا سنگ بنیاد رکھا گیا

**16** مئی — غاؤڈامہ سیرالیون میں بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

**16** مئی تا **29** مئی — خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس۔ 574 مجالس کے 893 خدام کی شرکت

**17** مئی — احمدیہ سیکنڈری گرامر ہائی سکول اُوودو نائیجیریا کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

**18** مئی — مگومبو سیرالیون میں احمدیہ پرائمری سکول کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

**24** مئی — آگووائی نائیجیریا میں احمدیہ کمیونٹی سکول کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

**25** مئی — ویسٹ کوسٹ ریجن امریکہ کا پہلا جلسہ سالانہ

**29** مئی تا **12** جون — حضور کا سفر اسلام آباد

**30** مئی — دارالذکر لاہور میں لجنہ ہال کی تعمیر کے سلسلہ میں خدام الاحمدیہ لاہور نے عظیم الشان وقار عمل کیا۔

مئی — جماعت کینیڈا نے قطب شمالی میں قرآن کریم کے 100 نسخے پہنچائے اور تقسیم کئے اس طرح یہاں پہلی مرتبہ احمدیت کا پیغام پہنچا۔

مئی — زیورک مشن نے قرآن کے جرمن ترجمہ کا چوتھا ایڈیشن دس ہزار کی تعداد میں شائع کیا

مئی — جماعت نائیجیریا کے زیراہتمام نشر ہونے والا ریڈیو پروگرام اونڈو سٹیٹ سے بھی نشر ہونا شروع ہوا۔ اس طرح یہ پروگرام تین ریاستوں کے ریڈیوز سے نشر ہو رہا تھا۔

# دعوت الی اللہ کے سنہری گر

## پر حکمت نصائح ایمان افروز واقعات

(70)

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

## پادری پکٹ کو دعوت الی اللہ

حضرت مفتی محمد صادقؓ صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

1902ء میں ایک صاحب پادری پکٹ نام نے اپنے گرجا میں وعظ کرتے ہوئے۔ اچانک کہا۔ کہ میں ہی آنے والا مسیح ہوں۔ کئی ایک نمازی جو گرجا میں موجود تھے۔ روتے ہوئے آگے بڑھے۔ اور اس کے آگے سجدہ کیا۔ جب اس کے متعلق اخباروں میں خبر آئی۔ تو میں نے اسے ایک خط لکھا۔ اور مزید حالات دریافت کئے۔ جب اس کا خط اور اشتہارات میرے پاس پہنچے' تو میں نے حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں پیش کئے۔ اور حضور نے فوراً ایک مختصر سا اشتہار لکھا۔ اور مولوی محمد علی صاحب کو بھیجا کہ اس کو ترجمہ کر کے ولایت بھیج دو۔ اتفاقاً میں اس وقت مولوی محمد علی صاحب کے پاس ان کے دفتر میں موجود تھا جو بیت مبارک کے ساتھ کا چھوٹا کمرہ جانب مشرق ہے۔ اور ہم دونوں نے اس اشتہار کو پڑھ کر دو باتوں کو خصوصیت کے ساتھ نوٹ کیا۔ ایک تو یہ کہ حضرت صاحب عموماً لمبے اشتہار لکھا کرتے تھے۔ مگر یہ اشتہار صرف چند سطروں کا تھا۔ جو ایک چھوٹے سے صفحہ پر آ گیا۔ دوم یہ کہ اس کے آخر میں حضور نے اپنا نام اس طرح لکھا تھا:-

(المامور) مرزا غلام احمد

وہ اشتہار انگلستان کے اخباروں میں کثرت سے شائع ہوا۔ مگر پکٹ صاحب نے اس کا کچھ جواب نہ دیا۔ بالکل خاموش ہو گئے۔ اور پھر کبھی اپنے دعویٰ کا ذکر نہ کیا۔ اور خاموشی سے اپنی بقیہ زندگی بسر کی۔

انہی ایام میں عاجز راقم نے ایک (دعوت الی اللہ کا) خط پکٹ کو لکھا تھا۔

(ذکر حبیب ص106-107)

## ایک دلچسپ عہدنامہ

حضرت امام حسن بصریؒ کے حالات میں لکھا ہے کہ:-

''ایک آتش پرست شمعون نامی آپ کا پڑوسی تھا اور جب وہ مرض الموت میں مبتلا ہوا۔ آپ نے اس کے یہاں جا کر دیکھا کہ اس کا جسم آگ کے دھوئیں سے سیاہ پڑ گیا ہے۔ آپ نے تلقین فرمائی کہ آتش پرستی ترک کر کے اسلام میں داخل ہو جا۔ اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے گا......... آتش پرستی میں تضیع اوقات کر کے تمہیں کیا حاصل ہوا......... تو نے ستر سال آگ کو پوجا ہے اور اگر ہم دونوں آگ میں گر پڑیں تو وہ ہم دونوں کو برابر جلائے گی یا تیری پرستش کو ملحوظ رکھے گی۔ لیکن میرے مولا میں یہ طاقت ہے کہ اگر وہ چاہے تو مجھ کو آگ ذرہ برابر نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اور یہ فرما کر اپنے ہاتھ میں آگ اٹھالی اور کوئی اثر دست مبارک پر نہ ہوا۔ شمعون نے اس کیفیت سے متاثر ہو کر عرض کیا کہ میں تو ستر سال سے آتش پرستی میں مبتلا ہوں۔ اب آخری وقت میں کیا مسلمان ہوں گا۔ لیکن جب آپ نے اسلام لانے کے لئے دوبارہ اصرار فرمایا تو اس نے عرض کیا میں اس شرط پر ایمان لا سکتا ہوں کہ آپ مجھے یہ عہد نامہ تحریر کر دیں کہ میرے مسلمان ہو جانے کے بعد اللہ تعالیٰ مجھے تمام گناہوں سے نجات دے کر مغفرت فرما دے گا۔

چنانچہ آپ نے اسی مضمون کا اس کو ایک عہد نامہ تحریر کر دیا۔ لیکن اس نے کہا کہ اس پر بصرہ کے صاحب عدل لوگوں کی شہادت بھی تحریر کروایئے۔ آپ نے شہادتیں بھی درج کروا دیں۔ اس کے بعد شمعون صدق دلی کے ساتھ مشرف بہ اسلام ہو گیا اور استدعا کی میرے مرنے کے بعد آپ اپنے ہی ہاتھ سے غسل دے کر قبر میں اتاریں اور یہ عہد نامہ میرے ہاتھ میں رکھ دیں تا کہ روز محشر میرے مومن ہونے کا ثبوت میرے پاس رہے یہ وصیت کر کے کلمہ شہادت پڑھتا ہوا دنیا سے رخصت ہو گیا۔ اور آپ نے اس کی پوری وصیت پر عمل کیا اور اسی شب خواب میں دیکھا کہ شمعون بہت قیمتی لباس اور زریں تاج پہنے ہوئے جنت کی سیر میں مصروف ہے اور جب آپ نے سوال کیا کہ کیا گزری؟ تو اس نے عرض کیا کہ خدا نے اپنے فضل سے میری مغفرت فرما دی اور جو انعامات مجھ پر کئے وہ ناقابل بیان ہیں۔ لہٰذا اب آپ کے اوپر کوئی بار نہیں آپ اپنا عہد نامہ واپس لے لیں کیونکہ مجھے اب اس کی حاجت نہیں۔ اور صبح کو آپ بیدار ہوئے تو وہ عہد نامہ آپ کے ہاتھ میں تھا۔ آپ نے اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ اے اللہ تیرا فضل کسی سبب کا محتاج نہیں۔ جب ایک آتش پرست کو ستر سال آگ کی پرستش کے بعد صرف ایک مرتبہ کلمہ پڑھنے کے بعد مغفرت فرما دی۔ تو جس نے ستر سال تیری عبادت و ریاضت میں گزارے ہوں وہ کیسے تیرے فضل سے محروم رہ سکتا ہے''

(''تذکرۃ الاولیاء'' اردو ص16-17 مصنفہ حضرت شیخ فریدالدین عطارؒ)

پبلشر آغا سیف اللہ 'پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

### عورتوں نے چندوں کے علاوہ بیوت الذکر کے لئے اپنے زیورات پیش کر دیئے

# تعمیر بیوت الذکر کے لئے مالی قربانی کی شاندار مثالیں

### نومبائعین تعمیر بیوت الذکر کے لئے مالی قربانی کے علاوہ اپنے پلاٹس پیش کر رہے ہیں

مرتبہ: صفدر نذیر گولیکی صاحب

## بیگم شفیع کا اخلاص

عورتوں کی ان قربانیوں میں سے ایک کا تذکرہ ڈاکٹر شفیع احمد صاحب محقق دہلوی ایڈیٹر روزنامہ اتفاق دہلی کی زبان سے سنیئے۔ آپ لکھتے ہیں:-

''جمعہ کی نماز جماعت دہلی خاکسار کے دفتر میں پڑھتی ہے جو لب سڑک واقعہ ہے گزشتہ جمعہ کو خطیب نے حضرت اقدس کا خطبہ جو الفضل میں چھپا ہوا تھا سنایا۔ یہاں سوائے میری اہلیہ کے باقی تمام مرد تھے۔ اور میں یہ سوچ رہا تھا کہ بعد نماز بیگم سے کہوں گا کہ (بیت) کے لئے آپ اپنی پازیب دیدیں کہ اتنے میں دروازہ کی کھٹ کھٹاہٹ میرے کان میں آئی اور میں گھر میں گیا جہاں وہ مصلے پر بیٹھی ہوئی خطبہ سن رہی تھیں اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے کچھ بات نہیں کی اور اپنے گلے سے پنج لڑا طلائی ہار جو غالباً تین سو روپے کا تھا مجھے دے دیا جو میں نے اسی وقت خطیب صاحب کو ادا کر دے دیا''۔

(تاریخ لجنہ اماء اللہ ص 95)

## وقار عمل سے عبادت گاہ کی تعمیر

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے جماعت پھمبیاں ضلع ہوشیار پور میں بابا حسن محمد صاحب کو بغرض تربیت بھیجا گیا تھا اور آپ کے دورہ کے نتیجہ میں وہاں کی مستورات میں خاص بیداری پیدا ہوئی۔ عورتوں نے بابا صاحب موصوف کی تحریک پر اپنی نمازوں اور تعلیم کے لئے بیت کے ساتھ ایک کمرہ خود بنایا اور برابر چودہ دن محنت سے کام کر کے یہ کمرہ تیار کیا تا نماز پڑھ سکیں، خطبہ سن سکیں اور دینی تحریکات میں حصہ لے سکیں۔ (الفضل 24 جون 1939ء)

## ایک نو احمدی کا عزم

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:-

''مغربی افریقہ کی طرح مشرقی افریقہ کے بعض احمدی بھی بہت مالدار ہیں بلکہ یہاں خدا تعالیٰ احمدیت کی امداد کی تحریک ........ دلوں میں بھی پیدا کر رہا ہے۔ یوگنڈا کے ایک شہر جنجہ میں بیت تعمیر ہوئی تو اس کے لئے بہت سا سامان ایک سکھ تاجر نے دیا نیز اس نے وعدہ کیا کہ آئندہ یوگنڈا میں جتنی (بیوت) بھی تعمیر کی جائیں ان کے لئے میں لکڑی لوہا اور اینٹیں مہیا کرنے میں میں پوری مدد دوں گا۔

(الفضل 25 جنوری 1959ء)

## مکرم میاں محمد صدیق بانی صاحب آف چنیوٹ کا اخلاص

محترم بانی صاحب بیان کرتے ہیں کہ چنیوٹ میں 1918ء تک احباب جماعت اکٹھی نماز پڑھا کرتے تھے۔ پھر احمدیوں کو بے دخل کر دیا گیا۔ لوگ میرے گھر جمعہ پڑھنے لگ گئے۔ بیت الذکر کے لئے جگہ کی تلاش شروع کر دی گئی۔ چنانچہ ایک دن ایک نیلامی کا اعلان ہوا جب نیلامی شروع ہوئی تو میں بھی تماشائی کے طور پر اس مجمع میں ان حاجی صاحب کے بالکل قریب کھڑا تھا۔ جب اس پلاٹ کی باری آئی جس پر اب بیت احمدیہ بنی ہوئی ہے تو نیلام کنندہ نے سرگوشی کے ساتھ مجھے مخاطب کرتے ہوئے آہستہ سے کہا کہ ''تمہارے پاس کوئی بیت نہیں یہ بہت موقعہ کا چوکور پلاٹ ہے کیوں اسے خرید نہیں لیتے؟'' ان کے یہ الفاظ میرے کانوں سے گزر کر اس طرح دل میں اتر گئے جس طرح سوئچ کے دبانے سے بجلی کا بلب روشن ہو جاتا ہے۔ اس بارہ میں احباب جماعت سے مشورہ تو الگ رہا سرسری ذکر بھی کبھی نہیں ہوا تھا مگر میں نے توکل بخدا بولی میں حصہ لینا شروع کر دیا۔ دوسرے خریدار چونکہ دنیاوی اغراض کیلئے اس پلاٹ کے خواہشمند تھے اس لئے وہ قیمت کے بارہ میں محتاط رنگ میں بولی دے رہے تھے مگر میرے دل میں تو خدا کے گھر کی تعمیر کی خاطر ایک خاص جوش پیدا ہو چکا تھا اس لئے میں نے اس بولی میں حصہ لینا شروع کر دیا جس کے نتیجہ میں چھ مرلہ کا یہ ٹکڑا دوسو ستر روپے فی مرلہ کے حساب سے میرے نام پر ختم ہوا۔ گو میں نے نیلام کنندہ کی تحریک کے جواب میں ایک لفظ بھی اپنے منہ سے نہیں نکالا تھا مگر انہی نیلام کنندہ حاجی صاحب نے فی الفور اس مجمع میں اعلان کر دیا کہ ''بھائیو! یہاں مرزائیوں کی (بیت) بنے گی'' خدا تعالیٰ کے کیا ہی عجیب تصرفات ہیں کہ جس شخص نے احمدیوں کو اپنی مسجد سے نکالا تھا دوسرا جمعہ آنے سے قبل اسی کی تحریک پر احمدیوں نے بیت کے لئے زمین خریدی اور خود اسی کی زبان سے اللہ تعالیٰ نے اس کا اعلان بھی کرا دیا۔ دوسرے دن جمعہ کی نماز کے لئے حسب انتظام جب احمدی احباب میرے مکان پر جمع ہوئے تو میں نے ان کو یہ خوشخبری سنائی اور اسی وقت زمین کی قیمت وغیرہ کے لئے چندہ کی اپیل کی۔ چنیوٹ کے جو احباب کلکتہ لاہور آگرہ وغیرہ مقامات پر تجارت کرتے تھے سب کو تحریک کی گئی مولا کریم کی مہربانی سے سب نے حسب توفیق دل کھول کر چندہ دیا۔ کافی عرصہ تک وہ زمین یونہی پڑی رہی اور غالباً بیس بائیس سال بعد جماعت کے دوستوں کو خدا تعالیٰ نے توفیق دی کہ وہ اس خانہ خدا کی تعمیر کریں۔ میرے نہایت ہی واجب الاحترام بزرگ چچا میاں جناب حاجی تاج محمود صاحب مرحوم کی سرپرستی میں اور میرے چھوٹے بھائی میاں یوسف صاحب بانی کی نگرانی میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ خوبصورت بیت تیار ہو گئی۔ چنیوٹ کے اور بھی بعض دوستوں نے اس کی تعمیر میں نمایاں خدمات سرانجام دیں''

(الفضل 20 اگست 1964ء)

## تنزانیہ میں بیوت الذکر

مکرم مولانا محمد منور صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ:-

ٹانگا شہر میں کئی سال سے زمین کا ایک قطعہ جماعت نے بیت الذکر مشن ہاؤس اور لائبریری کے لئے حکومت سے لیا ہوا تھا۔ 1963ء میں آزاد حکومت نے اسے تعمیر کرنے کا حکم دیا۔ اور ایک لاکھ شلنگ عمارت پر خرچ کرنے کی شرط لگائی۔ ہمارا ابھی تک اس پلاٹ پر بیت بنانے کا کوئی ارادہ نہ تھا۔ نہ ہی اتنی رقم موجود تھی میں نے حکومت سے درخواست کی کہ صرف پچاس ہزار شلنگ کی عمارت بنانے کی اجازت دی جائے جواب ملا کہ قطعہ زمین چونکہ بہت قیمتی ہے ایک لاکھ شلنگ سے کم اس کی قیمت نہیں ہے۔ اس لئے عمارت بھی اس کے شایان شان ہونی چاہئیے۔ حکومت سے خط و کتابت جاری رہی اسی اثناء میں میں نے دوستوں کو چندہ کی تحریک کی اور ایک سال کے اندر اندر 25 ہزار شلنگ جمع ہو گیا اور حکومت نے بھی ہماری درخواست منظور کر لی۔ اور کہا کہ باقی عمارات کچھ سالوں کے بعد تعمیر کر لی جائیں۔ میں

نے نیوارا سے مکرم چوہدری رشید احمد صاحب سرور کو تعمیرات کی نگرانی کے لئے ٹانگا نیکا تبدیل کر دیا۔ اور کام شروع کرنے کے لئے کہا انہوں نے ہارڈویئر کی مختلف دوکانوں سے رابطہ قائم کیا۔ اور ادھار سامان دینے کے لئے ان سے کہا۔ مگر سارے دوکانداروں نے رقم نقد لینے کا مطالبہ کیا۔ مکرم سرور صاحب نے اس مشکل کی مجھے اطلاع دی۔ میں نے انہیں پانچ ہزار شلنگ کا چیک بھجوا کر نقد سامان خریدنے کی ہدایت دی۔ اور لکھا کہ جو سامان خریدا جائے۔ اس کی رسید مجھے بھجوائیں۔ تا کہ اسی قدر رقم میں انہیں مزید بھجوا دوں۔ نقد خریداری کی وجہ سے ہمیں مال اچھا اور سستا ملنے لگا۔ اور تعمیر شروع ہو گئی۔ ادھر دوکانداروں نے دیکھا کہ یہ سامان مختلف دوکانوں سے خرید رہے ہیں اور دوکانوں کو نقصان ہو رہا ہے تو سب نے خواہش کی کہ ہم سے بے شک ادھار لے لیں لیکن صرف ہم سے خریدیں۔ جب اس کی اطلاع مجھے ملی تو میں نے مکرم سرور صاحب کو لکھا کہ حساب کھلوا لیں۔ کیونکہ ہمارے پاس رقم ختم ہو گئی تھی۔ یہ کام چلتا رہا۔ حتیٰ کہ ہم نے مشن ہاؤس اور بیت الذکر کی عمارتیں مکمل کر لیں۔ ساتھ ساتھ چندہ بھی جمع ہوتا گیا کام ختم ہونے پر جب حساب لگایا گیا تو سوا لاکھ شلنگ خرچ اٹھ چکا تھا۔ آہستہ آہستہ ہم نے دوکانداروں کا قرض بے باق کیا۔ اور اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ادا کیا۔ کہ اس نے دوکانداروں کے دلوں پر تصرف فرمایا اور جب ہمارے پاس رقم ختم ہو گئی تھی تو انہوں نے ادھار دے کر کام کو تکمیل تک پہنچایا۔

اسی طرح ایک قطعہ زمین موروگورو شہر میں مکرم ڈاکٹر طفیل احمد صاحب ڈار نے بیت و مشن ہاؤس وغیرہ کے لئے لیا ہوا تھا۔ اور اپنے پاس سے اس کا

سالانہ ٹیکس ادا کرتے رہے تھے۔ مورو گورو میں جماعت چھوٹی تھی اور بیت بنانے کے لئے رقم مہیا نہیں تھی۔ اس لئے اس پلاٹ میں ملکی سیاسی پارٹی ٹانگا نیکا افریقن نیشنل یونین کے جلسے ہوا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ یہ پلاٹ اسی پارٹی کے نام سے مشہور ہوگیا۔ 1968ء میں پارٹی کو خیال آیا کہ اس جگہ پر پارٹی کا مرکز بنایا جائے۔ انہوں نے اس کے لئے نقشہ بھی تیار کروالیا۔ نقشہ بنانے والے نے ہمارے احباب سے ذکر کر دیا کہ آپ کے پلاٹ پر پارٹی کا ریجنل سنٹر تعمیر ہو رہا ہے اور اس کا نقشہ بن گیا ہے۔ ہمارے دوستوں نے فوراً مشورہ کیا اور میرے پاس دارالسلام آ کر سارے حالات سے آگاہ کیا۔ میں نے رقم نہ ہونے کا عذر کیا تو جماعت کے افریقی صدر صاحب نے جو بہت مخلص اور قربانی کرنے والے ہیں کہا کہ میرے دو مکان ہیں۔ ان میں سے ایک فروخت کر کے میں بیت کی تعمیر کے لئے دے دوں گا مگر یہ پلاٹ بہرحال ہمارے قبضہ ہی میں رہنا چاہیے۔ کیونکہ شہر میں نہایت باموقعہ پلاٹ ہے۔ مجھے ان کی قربانی پر رشک آیا۔ اور میں نے انہیں بیت کا نقشہ بنوانے کی اجازت دے دی۔ پھر پارٹی والوں نے کہا کہ اگر آپ بیت بنانا ہی چاہتے ہیں تو ایک حصہ میں آپ بیت بنالیں اور دوسرے حصہ میں ہمیں پارٹی کا مرکز بنانے کی اجازت دے دیں۔ لیکن ہمارے احباب نے اس کی بھی اجازت نہ دی۔ اور مشن ہاؤس کا نقشہ بھی تیار کروالیا۔ اس کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے غیب سے سامان مہیا فرمائے۔ اور اگست 1970ء میں ہمیں مشن ہاؤس اور بیت الذکر کے افتتاح کی توفیق عطا فرمائی۔ سارا قرض ادا ہو گیا اور ہمارے صدر صاحب کا مکان بھی جوں کا توں ان کے قبضہ میں رہا۔ اس پر بھی قریباً ایک لاکھ شلنگ خرچ ہوگیا تھا۔

(ماہنامہ انصاراللہ اپریل 1976ء)

## حضرت مہر آپا کی وصیت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے حضرت مہر آپا کی وفات کے موقع پر فرمایا کہ مہر آپا نے مجھے کہا تھا کہ میری ضرورتیں جب تک میں زندہ ہوں اسے پوری کر دیں۔ اس کے سوا مجھے اس میں کوئی دلچسپی نہیں۔

دوسری بات انہوں نے یہ کہی کہ میری طرف سے آپ کو اختیار ہے کہ اپنی ضرورت پڑے اور کوئی قرض لینا ہو۔ میرے حساب میں سے تو مجھے لکھنے کی یا اجازت لینے کی بھی کوئی ضرورت نہیں۔ آپ پر مجھے کامل اعتماد ہے۔ جو چاہیں لیں۔ جب چاہیں واپس کریں۔ اس حیثیت سے میں نے ان کی جائیداد کا انتظام سنبھال لیا۔ اور وفات کے وقت تک جو بھی ان کی وصیت کا حساب تھا، اس کے علاوہ جو وصیت تھی صدر انجمن کے حق میں وہ دے دی گئی۔ اب جو بقیہ جائیداد ہے وہ انہی شرطوں کے ساتھ میرے قبضے میں، یعنی اللہ تعالیٰ نے مجھے امین بنایا ہے۔ میرے سپرد چونکہ انہوں نے مجھے اجازت دی تھی کہ اپنی ضرورتوں کے لئے قرض لے لیا کروں۔ میں نے اس میں سے کبھی قرض لئے، واپس کر دیئے۔ آج صبح میں نے فون کے ذریعے، یعنی کل میں نے پیغام دیا تھا، آج صبح فون کے ذریعے یہ مجھے تسلی بخش پیغام مل گیا ہے کہ جو بھی قرض میں نے ان سے لیا تھا اس میں سے پائی پائی ادا ہو چکا ہے اس میں کچھ باقی نہیں رہا۔ اس لئے جو کچھ ان کے پاس باقی ہے اس کی دو شکلیں ہیں۔ ایک میں وقتاً فوقتاً کچھ یورپ منتقل کرواتا رہا اور کچھ جائیداد کی صورت میں پاکستان ہی میں ہے جس سے آمد ہو گی۔ کیونکہ یہ توحید کا اعلان جس کا میں ذکر کر رہا ہوں اس کا (بیوت الذکر) کی تعمیر سے بھی تعلق ہے۔ اس لئے سیدہ مہر آپا کی وفات کی اطلاع چونکہ مجھے جرمنی میں ملی ہے اس لئے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آپ کی طرف سے جو روپیہ یہاں موجود ہے اس میں سے اور کچھ باہر سے منگوا کر تین لاکھ جرمن مارک جماعت احمدیہ جرمنی کے سپرد کروں گا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ سو (بیوت الذکر) کی جو تحریک ہے۔ ہر 100 میں سے تین ہزار ان کی طرف سے ہوگا۔

اور سردست میں اپنی طرف سے پچاس ہزار مارک پیش کرتا ہوں۔ اور اللہ توفیق دے گا تو انشاءاللہ اس کو بڑھا بھی دوں گا۔ (بعد ازاں حضور انور نے 5 لاکھ مارک دینے کا وعدہ فرمایا تو آئندہ تین سال میں یہ پورا ہو جائے گا۔ اس لئے جماعت جرمنی کو جو توحید کے نشان کے طور پر (بیوت الذکر) بنانا ہے۔ اس کی میں آج سیدہ مہر آپا کی وفات کے ساتھ تحریک کرتا ہوں۔ اس کے لئے الگ انتظام کریں، چندوں کا۔ جس کو جتنی توفیق ہے وہ دے۔

(الفضل 30 مئی 1997ء)

## بیت الفتوح برطانیہ کے لئے

## قربانی کے نظارے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت الفتوح مورڈن لنڈن کے بارہ میں تحریک کرتے ہوئے فرمایا:-

''اب میں آپ کو اس تحریک کے بعد جماعت کے ردعمل کے متعلق بتاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کیسی پیاری جماعت ہے جو مسیح موعود نے ہمارے لئے قائم فرمائی ہے کہ حیرت انگیز طور پر انہوں نے اس تحریک پر لبیک کہا ہے پوری دنیا کی جماعتوں نے جو فوری ردعمل دکھایا ہے اور ابھی بہت سے ایسے وعدہ جات ہیں جو ابھی پہنچے بھی نہیں اور لگتا یہ ہے کہ بہت کثرت سے وعدے آئیں گے اور اصل تحریک سے بہت زیادہ ہو جائیں گے۔ چنانچہ اس وقت تک 3.3 ملین پاؤنڈ کے وعدے آ چکے ہیں اور ان میں سے بہت سوں کی ادائیگی بھی ہو چکی ہے۔ پاکستان، کینیڈا، امریکہ، یوکے، جرمنی، آسٹریلیا، جاپان اور مڈل ایسٹ کی جماعتوں نے غیر معمولی اخلاص کا نمونہ دکھایا ہے۔

عورتوں نے حسب سابق اپنی شاندار روایات کو قائم رکھتے ہوئے اپنے زیورات پیش کئے ہیں۔ جب کہ ان میں سے اکثر پہلے ہی کسی نہ کسی تحریک میں اپنا سارا زیور پیش کر چکی تھیں اور اب انہیں یہ توفیق ایک بار پھر مل رہی ہے۔ اب اس سے اندازہ کریں کہ جنہوں نے سارا زیور پیش کر دیا تھا اللہ نے ان کے ہاتھوں کو اور ان کے گلوں کو خالی نہیں رہنے دیا اور اس تحریک کے وقت تک پھر ان کے ہاتھوں، پاؤں اور گلے کو کنگنوں اور زیور سے بھر دیا اور اسی تحریک پر اللہ تعالیٰ پھر بھی یہی کرے گا۔ کسی خاتون کو بغیر زیور کے نہیں رہنے دے گا۔ جرمنی میں سے تو بعض خواتین نے زیورات دے کر اپنے خاوندوں کو لندن بھجوایا تا کہ وہ خود لندن میں مجھ سے ملاقات کر کے اپنی بیویوں کے مخلصانہ جذبات کے ساتھ زیورات پیش کریں۔ اللہ ان سب کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔

چھوٹے چھوٹے بچے بھی غیر معمولی قربانیاں کر رہے ہیں۔ انہوں نے پیسہ پیسہ بچا کر اپنے جیب خرچ میں سے کچھ رقمیں نکال کر جوڑ بے میں پونجی جمع کی تھی وہ اسی طرح انہیں ڈبوں میں بند کی بند بھجوادی ہیں کہ اس کو ہماری طرف سے (بیت الذکر) کے لئے استعمال کریں۔

قربانی کا یہ عالم ہے کہ ایک دوست ایسے بھی ہیں جن کا یہاں نام لینا مناسب نہیں ایک لمبے عرصے سے اپنا مکان بنانے کے خواب دیکھ رہے تھے۔ اب اس تحریک پر انہوں نے جتنی رقم جمع کی تھی وہ بڑی بھاری رقم ہے جس پہ ایک مکان بنایا جا سکتا تھا وہ اب انگلستان کی (بیت الذکر) کی تحریک سن کر انہوں نے اس کا ایک بہت بڑا حصہ پیش کر دیا۔

اسی طرح بعض دوستوں نے اپنے پلاٹس پیش کئے ہیں اور بعض نے (بیت الذکر) کی تعمیر تک اپنی آمد کا ایک معین حصہ پیش کرنے کی سعادت پائی ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 30 مارچ 2001ء)

## بیوت الذکر کے لئے

## نومبائعین کا اخلاص

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ جرمنی 2001ء میں اپنے دوسرے دن کے خطاب میں بیوت الذکر کے لئے کینیا کے نومبائعین کے اخلاص کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

''مالی نظام کا ایک شاندار پہلو (بیوت الذکر) کے لئے پلاٹس ہیں۔ اس معاملہ میں نومبائعین بہت جوش رکھتے ہیں۔ مریاکانی کے علاقہ میں گزشتہ ایک سال میں خدا کے فضل سے تیرہ (13) جماعتوں میں نومبائعین نے (بیوت الذکر) کے لئے پلاٹس پیش کئے ہیں۔

قادیانی علاقہ میں، یہ قادیانی علاقہ میں احمدیوں کو قادیانی نہیں کہہ رہا۔ اس علاقے کا نام ہی قادیانی ہے۔ قادیانی علاقہ میں ہر جماعت میں نومبائعین (بیوت الذکر) کے لئے پلاٹ پیش کر رہے ہیں اور خدا کے فضل سے اس وقت تک اس علاقہ میں بتیس (32) جماعتیں مالی نظام میں شامل ہو چکی ہیں۔

نیانزا اور مابیرا ریجن میں بھی ہر نئی بننے والی جماعت (بیوت الذکر) کے لئے پلاٹس پیش کر رہی ہے۔ مابیرا کا علاقہ جو کہ کوریا قبیلہ کا ہے۔ وہاں پر خدا کے فضل سے بہت ہی مخلص اور قربانی کرنے والی جماعتیں بن رہی ہیں اور ہر نئی جماعت کو شوق ہے کہ پہلے ان کے گاؤں میں (بیت الذکر) بنے۔

یہی حال دیگر علاقوں کا ہے۔ کوسٹ ریجن سے فیض احمد صاحب مربی انچارج لکھتے ہیں کہ پندرہ (15) کے قریب مقامات ایسے ہیں جہاں پر احمدیوں نے مفت پلاٹ جماعت کو پیش کئے ہیں۔ تیرہ (13) مقامات پر اس وقت تک جماعت کی (بیوت الذکر) تعمیر ہو چکی ہیں۔

یہی حال ویسٹرن کے علاقہ میں ہے اور علاقہ رفٹ ویلی میں بھی ہے۔ امیر صاحب کینیا لکھتے ہیں کہ نومبائعین کی طرف سے مالی چندوں کے علاوہ (بیوت الذکر) کے لئے پلاٹس اور وہ بھی مفت پیش کرنا ایک بہت بڑی تبدیلی ہے۔ ایسے ایسے غریب علاقے ہیں کہ مفت چیز ملنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ خرید کر لینا بھی مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ انہی لوگوں میں سے ایسے ایسے قربانی کرنے والے لوگ عطا کر رہا ہے''۔ (الفضل سالانہ نمبر 28 دسمبر 2001ء)

## ہوائی جہاز

ہوائی جہاز اس صدی کا جدید ترین اور تیز رفتار ترین ذریعہ نقل و حمل ہے صرف خلائی جہاز یا راکٹ اس سے تیز سفر کر سکتا ہے۔ آج کا جدید جمبو جیٹ مسافروں کی ایک بڑی تعداد اور بھاری ترین لوڈ کے ساتھ صرف پانچ گھنٹے میں براعظم امریکہ کو عبور کر سکتا ہے یا پھر شکاگو سے کلکتہ تک کا قریباً آدھی دنیا کا سفر صرف چودہ گھنٹے میں طے کر سکتا ہے۔

زمانہ قدیم سے ہوا کے دوش پر پرندوں کی طرح پرواز کرنے کی انسانی خواہش مکمل طور پر 1903ء میں پوری ہوئی۔ اگرچہ انسان کئی صدیوں سے فضائے بسیط میں مختلف ذرائع کے ذریعے پرواز کی کوشش کر رہا تھا۔ 1903ء میں دو امریکی بھائی آرول اور ولبر رائٹ ایک ایسی مشین بنانے میں کامیاب ہو گئے جو ہوا سے بھاری ہونے کے باوجود فضا میں کامیابی سے اڑ سکتی تھی۔ انہوں نے اس کا نام فلائر رکھا۔ اس میں بارہ ہارس پاور کا انجن نصب تھا جو پٹرول سے کام کرتا تھا۔ 17 دسمبر 1903ء کو آرول رائٹ نے اس مشین کے ساتھ کامیاب تجرباتی پرواز کا مظاہرہ کیا جو صرف 12 سیکنڈ کا تھا مگر آنے والے دنوں کی طویل ترین پروازوں کا پیش خیمہ۔

# انوکھے ہتھیار

پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

میدان جنگ میں تیروتلوار کے بعد بارود کا زمانہ آیا۔ جسے توپوں اور ہوائی جہازوں کی مدد سے دشمن پر آگ برسانے کے لئے استعمال کیا گیا۔ اور اس سے جان و املاک کی اس قدر تباہی ہوئی کہ دنیا پکار اٹھی کہ انسان کا سب سے بڑا دشمن انسان ہی ہے پھر ایٹم بم کا زمانہ آیا اور جنگ عظیم دوم کے آخر میں امریکہ نے جاپان کے دو بڑے شہروں ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹم بم گرا کر جاپان کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا اور ایک لاکھ بیس ہزار انسان کے فوری طور پر موت کی آغوش میں چلے جانے کے ساتھ ساتھ نہ صرف دونوں شہر راکھ کا ڈھیر بن گئے بلکہ بیسیوں سال تک کے لئے یہ علاقے دوبارہ آباد کئے جانے کے ناقابل ہو گئے۔ انسان نے اور ترقی کی تو ہائیڈروجن بم بنا اور جہاں ایٹم بم کی توانائی کا حساب کلوٹن بارود کی اکائی میں لگایا جاتا تھا مثلاً ہیروشیما پر گرایا جانے والا ایٹم بم دس کلوٹن یعنی دس ہزار ٹن بارود کا اکٹھا دھماکہ کرنے کی طاقت کے برابر تھا اور ناگاساکی پر گرایا جانے والا پلوٹونیم بم اس سے کچھ زائد طاقت کا تھا۔ وہاں ہائیڈروجن بم کی توانائی کے لئے میگاٹن کی اکائی استعمال کی جانے لگی یعنی اگر ایک ہائیڈروجن بم دس میگاٹن کا ہے تو مطلب یہ ہوا کہ اس کی توانائی ایک کروڑ ٹن بارود کے برابر ہے۔ (میگا دس لاکھ کو کہتے ہیں) اور پھر نیوٹران بم کی باری آئی کہ ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم تو انسانوں کی موت کے ساتھ ہی ساتھ شہروں کو بھی ملیامیٹ کر دیتے ہیں لیکن نیوٹران بم ہر ذی روح چیز کو ہلاک کر دیں گے لیکن املاک جوں کی توں محفوظ کھڑی رہیں گی۔ اس طرح دشمن کے علاقوں پر قبضہ کرنے کا کچھ فائدہ تو ہوگا! اور ابھی آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔

متذکرہ بالا بارود کے اور جوہری ہتھیاروں کے علاوہ ہتھیاروں کی ایک اور قسم ہے جسے CBR کہا جاتا ہے یعنی Chemical-Biological -Radiological ہتھیار۔ ان ہتھیاروں کو وسیع پیمانے پر انسانوں کو موت کے منہ میں دھکیلنے کے لئے وقتی طور پر ناکارہ کرنے کے لئے اور خوراک کے ذخائر کو تباہ کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اور ہر ملک ان ہتھیاروں سے بچاؤ کی تدابیر ایجاد کرنے کے لئے خاص طور پر کوشاں رہتا ہے۔ اگرچہ 1975ء کے ایک بین الاقوامی معاہدے کے تحت جس پر امریکہ اور روس سمیت چالیس ممالک نے دستخط کئے تھے ان ہتھیاروں کی تیاری پر مکمل پابندی لگا دی گئی تھی تاہم اس خدشہ کے تحت کہ ہوسکتا ہے دشمن چوری چھپے یہ ہتھیار تیار کر رہا ہو ان کے خلاف دفاعی تدابیر اختیار کرنا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ عراق کے خلاف عالمی ادارہ کی طرف سے جو پابندیاں لگائی گئی تھیں اور جن کی آڑ میں بین الاقوامی انسپکٹر آئے دن اس کا معائنہ کرتے رہے ۔ نہ جانے اندرونی معاملہ دراصل ہے کیا۔ لیکن وہ پابندیاں اور وہ معائنے انہی CBR ہتھیاروں کی تیاری کے الزام کے تحت ہی کئے جاتے رہے۔ عراق کا کہنا ہے کہ اس نے ایسے تمام ہتھیار تباہ کر دئے ہیں اور آئندہ انہیں تیار نہیں کر رہا۔ جبکہ امریکہ کا اصرار ہے کہ عراق کے پاس ایسے بہت سے ہتھیار موجود ہیں اور اس نے انہیں چھپا رکھا ہے بلکہ زیر زمین فیکٹریوں میں مزید بنائے جا رہے ہیں۔ الغرض ان ہتھیاروں کی اتنی اہمیت ہے کہ ان کے بہانہ سے سالہا سال سے عراق کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ آیئے ان کی تفصیل دیکھیں۔

## کیمیکل ہتھیار

ان ہتھیاروں کی پہلی قسم ہے کیمیکل ہتھیار۔ ان میں ایسی گیسیں۔ مائعات۔ سپرے اور پاؤڈر ہیں جو انسان کے اعصابی نظام۔ نظام تنفس۔ جلد۔ آنکھوں۔ ناک اور گلے پر شدید اثر کرتے ہیں۔ ان کو جہازوں کے ذریعہ سپرے کیا جا سکتا ہے۔ بم کی شکل میں گرایا جا سکتا ہے۔ گولوں کی صورت میں فائر کیا جا سکتا ہے یا زمینی سرنگوں کی شکل میں بچھایا جا سکتا ہے۔ بعض ایسے کیمیکل اور گیسیں ہیں کہ بے رنگ۔ بے بو اور بے ذائقہ ہونے کی وجہ سے ان کا بالکل پتہ نہیں چلتا لیکن سانس کے ذریعہ جسم کے اندر جانے یا ننگی جلد پر پڑنے کی صورت میں فوری موت کا باعث بنتے ہیں۔ بعض کیمیکل ہلاک تو نہیں کرتے لیکن وقتی طور پر انسان کو بالکل ناکارہ کر دیتے ہیں۔ بعض کیمیکل جسم پر بڑے بڑے چھالے پیدا کر دیتے ہیں۔ ایسی ہی چھالے پیدا کرنے والی ایک گیس جس کو Mustard Gas کہا جاتا ہے جنگ عظیم اول میں دونوں طرف کے فریقین کیطرف سے استعمال کی گئی تھی اور اس سے بہت سی ہلاکتیں واقع ہوئی تھیں۔ بعض کیمیکل وقتی طور انسان کو اندھا اور ذہنی طور پر مفلوج بنا دیتے ہیں۔ ان کیمیکلز کے خلاف دفاعی طور پر گیس ماسک۔ جسم کو ڈھانپنے والے خاص لباس اور ٹیکے استعمال کئے جاتے ہیں۔ ایسے کیمیکل نسبتاً کم طاقت میں بنا کر انہیں ملک کے اندر مظاہروں وغیرہ پر قابو پانے اور لوگوں کو منتشر کرنے یا کمین گاہوں سے باہر نکالنے کے لئے بطور آنسو گیس بھی استعمال کیا جاتا ہیں لیکن ان کا اثر عارضی ہوتا ہے اور ہلکی ہوا میں آنے کے چند منٹ بعد ان کا اثر غائب ہو جاتا ہے۔ فصلوں کو کیڑوں اور بیماریوں سے بچانے کے لئے بھی ان کیمیکل کا استعمال کیا جاتا ہے۔

## بیالوجیکل ہتھیار

ان ہتھیاروں کو Germ Warfare کہا جاتا ہے کیونکہ ان میں مختلف قسم کی بیماریاں پیدا کرنے والے جراثیم اور زہروں کو استعمال کیا جاتا ہے۔ تھوڑی سی مقدار میں ان جراثیم کا استعمال لاکھوں انسانوں کی موت کا باعث بن سکتا ہے۔ ان بیماری پھیلانے والے جراثیم کی مدد سے نہ صرف انسان بلکہ جانور اور فصلیں تک ختم ہو جاتی ہیں اس طرح دشمن کے خوراک کے ذخائر اور فصلوں کو تباہ کر کے اسے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کیا جا سکتا ہے۔ یہ ہتھیار اس قدر خوفناک ہیں کہ 1969ء میں امریکہ کے صدر نکسن نے یکطرفہ طور پر یہ اعلان کیا تھا کہ امریکہ آئندہ کسی بھی ملک کے خلاف ایسے ہتھیار نہیں بنائے گا اور پہلے سے موجود تمام ایسے ذخائر کو تباہ کر دینے کا حکم جاری کر دیا تھا۔ اس کے نتیجہ میں بین الاقوامی معاہدہ عمل میں آیا جس میں ایسے ہتھیاروں کی تیاری ممنوع قرار دی گئی۔

## ریڈیولوجیکل ہتھیار

ہتھیاروں کی تیسری قسم ایسی غیر مرئی شعاعوں کو جنم دیتی ہے جو انسان کے اندرونی اعضا کو مفلوج کر کے اسے موت کے منہ میں دھکیل دیتی ہیں۔ جس طرح جوہری بم کے استعمال سے ایسی تابکار شعاعیں پیدا ہوتی ہیں جو قریب کے فاصلہ پر موجود انسانوں کی فوری موت اور دور کے فاصلہ پر ناکارہ ہو جانے کا سبب بنتی ہیں۔ اور نہ صرف اس علاقہ کو جہاں ایسا ہتھیار استعمال کیا گیا ہے عرصہ دراز تک دوبارہ آباد ہونے کے قابل نہیں رہنے دیتیں بلکہ سینکڑوں میل تک، جہاں جہاں ہوا اس کی Fallout کو اڑا کر لے جائے زہر پھیلا دیتی ہیں اسی طرح لیزر Laser اور دوسری طاقتور شعاعیں اور تابکاری پیدا کرنے والے ذرائع کے غلط استعمال سے وسیع پیمانے پر تباہی پھیلائی جاسکتی ہے۔

تابکاری کے ہتھیار تو ایٹمی توانائی کے دریافت ہونے کے بعد 1940ء کی دہائی میں وجود میں آئے لیکن کیمیکل اور بیالوجیکل ہتھیار عرصہ قدیم سے انسان اپنے دشمنوں کے خلاف استعمال کرتا چلا آ رہا ہے سن 400 قبل از مسیح میں سپارٹا Sparta کی قوم نے گندھک اور تارکول کے مرکب کو بطور کیمیکل ہتھیار کے استعمال کیا تھا۔ قرون وسطی میں طاعون سے مرنے والوں کی لاشیں قلعہ کی دیوار کے اوپر سے محاصرہ کرنے والے دشمن کے اوپر پھینک دی جاتی تھیں یا انہیں کنوؤں میں ڈال دیا جاتا تھا۔ فرانسیسیوں اور ریڈ انڈین کی جنگ کے دوران چیچک زدہ افراد کے لئے زیر استعمال کمبل ریڈ انڈین لوگوں کو بطور تحفہ پیش کئے گئے تھے اس امید پر کہ اس سے ان میں وسیع پیمانے پر چیچک پھیل جائے گی۔ جرمنی نے جنگ عظیم اول کے دوران وسیع پیمانے پر زہریلی گیس استعمال کی تھی اور پھر دوسرے فریق کی طرف سے بھی جرمنی کے خلاف گیس کا استعمال شروع ہو گیا۔ یہودیوں کو جرمنی میں وسیع پیمانے پر ہلاک کرنے کے لئے ہٹلر کے گیس چیمبر کا چرچا عام ہے۔ امریکہ کے جو سپاہی جنگ میں کام آئے ان کا تیس فیصد اسی زہریلی گیس کی بھینٹ چڑھا تھا۔ الغرض گیس کے ہتھیار اور بعد ازاں کیمیکل اور بیالوجیکل ہتھیار اتنے زیادہ نقصان دہ اور تباہ کن ثابت ہوئے کہ ان کے استعمال کے خلاف بین الاقوامی معاہدہ وجود میں آیا۔ خدا کرے آئندہ انسان بنی نوع انسان کی ہلاکت کے ایسے طریقوں سے ہمیشہ کے لئے اجتناب کرتا رہے۔

---

## علم زلزلہ (سیسمالوجی)

زلزلوں کی علمی تحقیق کا علم سیسمالوجی (زلزلیات) کہلاتا ہے۔ اس میں کام آنے والے آلات زلزلہ نگار Seismograph کہلاتے ہیں اور ان سے جو گراف (ترسیم) (Graph) گھومتے ہوئے ڈھول پر مرتسم ہوتی ہے وہ زلزلائی ترسیم Seismograph کہلاتی ہے۔ اس ترسیم سے زلزلے سے متعلق معلومات حاصل ہوسکتی ہیں۔ علم زلزلیات کا ایک اور اہم تجارتی مصرف پٹرولیم کی جستجو ہے۔ ڈائنامیٹ یا کسی اور بے حد دھماکہ خیز چیز سے زمین میں لرزہ پیدا کیا جاتا ہے۔ اس سے جو تموج پیدا ہوتا ہے اس کو زلزلہ نگار مرتسم کر لیتا ہے۔ اس ترسیم سے ان ارضی تشکیلات (Formations) کا جن سے تیل ملنے کا امکان ہوتا ہے محل وقوع معلوم ہوسکتا ہے۔ جولائی 1969ء میں اپالو یازدہم کے خلا بازوں نے اسے چاند کی سطح پر بھی نصب کیا۔ یہ اس قدر حساس ثابت ہوا کہ اس نے چاند کی سطح پر قدم رکھنے والے خلا بازوں کے قدموں کی چاپ بھی ریکارڈ کر لی۔ اس کا وزن سو پونڈ تھا۔ اس میں ایک چھوٹا سا فرستندہ اور گیرندہ (Receiver) لگا ہوا تھا۔ اسے زلزلہ نگار (Seismometer) کا نام دیا گیا۔ اس کا نمونہ کولمبیا یونیورسٹی کی ارضی رسدگاہ میں بنایا گیا تھا۔

---

واقفین زندگی میں دو قسم کے آدمی ہیں۔ ایک وہ جن کا رجحان اس طرف ہے کہ دین کا علم سیکھ کر دین کی خدمت کریں اور دوسرے وہ جن کا رجحان اس طرف ہے کہ دنیا کا علم سیکھ کر دین کی خدمت کریں۔ سلسلہ کے لئے دونوں قسم کے آدمیوں کی ضرورت ہے۔ تا ہر قسم کے کاموں کو جاری کیا جاسکے۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

مکرمہ آصفہ رفیع صاحبہ

# مکرم سید سجاد احمد صاحب کا ذکر خیر

مکرم سید سجاد احمد شاہ صاحب انتہائی قابل، نفیس طبیعت کے مالک- شاعرانہ مزاج کے حامل رکھ رکھاؤ کے قائل- نظام جماعت کا احترام کرنے والے شخص تھے- ان کی بہن محترمہ عذرا صاحبہ مکرم نواب عباس احمد صاحب کی رضاعی بہن تھی- اس رشتہ کا احترام مکرم نواب عباس صاحب نے ہمیشہ کیا اور انکو اپنے بھائیوں کی طرح عزیز رکھا اور یہ تعلق ان کی وفات تک برقرار رہا-

اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت سی صلاحیتوں سے نوازا تھا- قلم کی بہت بڑی طاقت تھی ان کے پاس- ساری عمر مضمون نگاری میں گزاری- موتیوں کو اکٹھا کر کے مالا کی صورت میں ''دختِ کرام'' تحریر کی- ''ایک مبارک نسل کی ماں'' کی صورت میں نئی نسل کے لئے کتاب لکھی اس کے علاوہ بہت سے مضامین- نظمیں، الفضل اور مصباح کے لئے لکھے حروف ابجد پر مبنی مقالہ لکھا جو فضل عمر فاؤنڈیشن سے انعام یافتہ ہے- جماعتی اخبارات اور رسائل سے ساری عمر وابستہ رہے- مصباح کے لئے پروف ریڈنگ کرتے رہے- اپنی شاعری کے ساتھ ساتھ دوسرے شعراء کے کلام سے بڑی دلچسپی تھی- سلطان باہو کا کلام بھی شوق سے پڑھتے- ادبی محفلوں کی رونق ان کے دم سے تھی- موقع محل کے مطابق شعروں کا بہترین استعمال کرتے- بہت عرصہ تک جڑانوالہ میں جعفر فلور مل میں بطور منیجر کام کرتے رہے- مل کی فروخت کے بعد مکرم نواب عباس احمد خان صاحب کے پاس لاہور میں ملازمت کرتے رہے- اس کے بعد رحمت بازار میں میڈیکل سٹور کھولا-

اگرچہ وہ میرے حقیقی والد نہ تھے- مگر انہوں نے ہمیشہ اپنی بیٹیوں کی طرح عزیز رکھا اور میرے شوہر مکرم محمد رفیع خان صاحب کو اپنا داماد کہہ کر متعارف کرواتے- دیگر رشتوں کے علاوہ میرا ان کے ساتھ محبت کا- پیار کا- دعاؤں کا بہت پیارا رشتہ تھا- جو زندگی کے آخری ایام تک برقرار رہا- میرے گھر وہ ہفتہ دس دن میں ضرور چکر لگاتے اور ہر خوشی اور غمی میں شریک رہے- میرے ہر بچے کی شادی پر دعائیہ اشعار کا تحفہ ''تہنیت نامہ'' تحریر کر کے لاتے اور بطور تحفہ دیتے جو میرے پاس محفوظ ہیں-

میرے بچوں کے ساتھ پیار و محبت کا سلوک روا رکھا اور میرے بچے بھی پیار سے ان کو ''گکو ابا'' کہہ کر پکارتے جس کا مطلب ''اچھے ابا'' ہے- میری بڑی بیٹی شاہدہ تقریر کے مقابلہ میں ہمیشہ پوزیشن لیتی جس کی بڑی وجہ ان کی لکھی ہوئی تقریر ہوتی تھی- آخر ان کی لکھنے کی طاقت کمزور ہو گئی تو ہمارا اصرار دیکھ کر کہتے کہ چلو انڈوں کا حلوہ بنا کر لاؤ- اور پھر آنکھیں بند کر کے کہتے لکھو- اس کے بعد جو ان کے منہ سے لفظوں کی بوچھاڑ شروع ہوتی تو میں ان کو سمیٹ نہ پاتی- بعض مرتبہ حیران ہو کر ان کا منہ دیکھتی رہ جاتی کہ کہاں سے ان کے پاس الفاظ کا اتنا بڑا ذخیرہ آ گیا-

اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے- اپنا قرب عطا فرمائے اور ان پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے- آمین

# وصایا

## ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

**مسل نمبر 34753** میں کوثر پروین زوجہ الیاس احمد قوم جوئیہ پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 25-8-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- 1- طلائی زیورات وزنی 5 تولے مالیتی -/25000 روپے- 2- حق مہر بذمہ خاوند محترم -/5000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ کوثر پروین زوجہ الیاس احمد اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 حنیف احمد محمود ولد چوہدری نذیر احمد سیالکوٹی اسلام آباد گواہ شد نمبر 2 عبدالجبار ملک اسلام آباد

**مسل نمبر 34755** میں داؤد احمد ولد عنایت اللہ جوئیہ قوم جوئیہ پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 152 شمالی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 10-11-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے- العبد داؤد احمد ولد عنایت اللہ جوئیہ 152 شمالی ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر شفقت اللہ جوئیہ وصیت نمبر 24874 گواہ شد نمبر 2 آصف طاہر ولد طاہر احمد چک جھمرہ ضلع فیصل آباد

**مسل نمبر 34756** میں راجہ بشارت احمد ولد راجہ عبدالکریم قوم راجپوت چوھان پیشہ زمیندارہ عمر 79 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فتح پور ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 13-11-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- 1- مکان سکنی واقع فتح پور ضلع گجرات رقبہ 14 مرلے مالیتی -/300000 روپے- 2- زرعی زمین رقبہ 34 کنال واقع فتح پور مالیتی -/1200000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/600 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- اور مبلغ -/24000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور مبلغ -/24000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد راجہ بشارت احمد ولد راجہ عبدالکریم فتح پور ضلع گجرات گواہ شد نمبر 1 شفیق احمد وصیت نمبر 30255 گواہ شد نمبر 2 منور احمد خورشید ولد بشارت احمد فتح پور ضلع گجرات

**مسل نمبر 34757** میں ساجد منور ولد میاں اللہ یار منور قوم ولّہ رائے پیشہ مربی سلسلہ عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-8-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- 1- نقد رقم -/30750 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/3460 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد ساجد منور ولد میاں اللہ یار منور احمد نگر نزد ربوہ گواہ شد نمبر 1 شہزاد گلزار وصیت نمبر 28846 گواہ شد نمبر 2 افضال احمد رؤوف وصیت نمبر 27427

**مسل نمبر 34758** میں شازیہ ساجد زوجہ ساجد منور قوم مندرانی بلوچ پیشہ ٹیچر عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر نزد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-8-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- 1- حق مہر وصول شدہ -/20000 روپے- 2- طلائی زیورات وزنی ساڑھے سات تولے مالیتی -/45000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ شازیہ ساجد زوجہ ساجد منور احمد نگر نزد ربوہ ضلع جھنگ گواہ شد نمبر 1 شہزاد گلزار وصیت نمبر 28846 گواہ شد نمبر 2 افضال احمد رؤوف وصیت نمبر 27427

**مسل نمبر 34759** میں عامر شہزاد ولد عبداللطیف اکمل قوم کھوکھر پیشہ کاروبار عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 23-5-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں

تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عامر شہزاد ولد عبداللطیف اکمل راولپنڈی گواہ شد نمبر 1 چوہدری عبدالمجید وصیت نمبر 28720 گواہ شد نمبر 2 فرحت علی وصیت نمبر 28751

# اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

## درخواست دعا

✿ مکرم محمد ارشد صاحب کاتب کارکن نظارت اشاعت اطلاع دیتے ہیں کہ میرے بیٹے مکرم محمد افضل جاوید صاحب ایڈووکیٹ مقیم انگلستان کے گھٹنے کا آپریشن ہوا ہے۔ آپریشن کی کامیابی اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے درخواست دعا ہے۔

✿ مکرم احمد الدین صاحب پنشنر تحریک جدید کی والدہ صاحبہ چند یوم سے مختلف عوارض کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ شفایابی کیلئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

## سول انجینئر کی ضرورت

✿ بی ایس سی انجینئرنگ یا ڈپلوما ہولڈرز اور تجربہ رکھنے والے احباب جو ملازمت کے خواہشمند ہوں۔ اپنی درخواست دس روز کے اندر نظارت ہذا کو بھجوا دیں۔ تاخیر سے آنے والی درخواستیں قابل پیشرفت نہیں ہونگی۔ درخواست مقامی جماعت کی تصدیق سے بھجوائی جائے۔ (نظارت امور عامہ)

## سانحہ ارتحال

✿ مکرم انعام الرحمٰن شاکر صاحب پریم کوٹ حافظ آباد سے لکھتے ہیں کہ مکرم محمد نواز گورائیہ صاحب مرحوم سابق زعیم انصاراللہ فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ 23 مارچ 2003ء کو بعمر 83 سال وفات پا گئے۔ مرحوم موصی تھے اگلے روز ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور بعد از نماز عصر مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے بیت المبارک میں نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ کچھ عرصہ اسیران راہ مولا بھی رہے امامت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ خلافت سے بے انتہا محبت تھی۔ بیماری میں بھی ہر ماہ دعائیہ خط لکھواتے اور باوجود اتنی تکلیف کے حضور کا خطبہ جمعہ بھی سنتے۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ 5 لڑکے اور ان کے اہل وعیال چھوڑے ہیں مرحوم کی بلندی درجات کیلئے درخواست دعا ہے۔

## سانحہ ارتحال

✿ مکرم مبارک احمد نجیب صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت لکھتے ہیں کہ خاکسار کی چچی مکرمہ گلزاراں بی بی صاحبہ زوجہ مکرم حبیب اللہ عاصی صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ بھینی شرقپور ضلع شیخوپورہ یکم اپریل 2003ء کی درمیانی شب کو بعمر 65 سال وفات پا گئی ہیں۔ مرحومہ نے اپنے ضعیف خاوند کے علاوہ تین بیٹے سوگوار چھوڑے ہیں۔ جن کے نام یہ ہیں عبدالستار صاحب، فضل احمد صاحب یہ دونوں شادی شدہ ہیں جبکہ چھوٹا بیٹا وقیع الزمان صاحب کی ابھی شادی نہیں ہوئی۔ مورخہ 2۔اپریل 2003ء کو ان کی میت گاؤں سے ربوہ لائی گئی اور بیت المہدی میں بعد نماز عصر مکرم مقصود احمد قمر صاحب مربی سلسلہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور انہوں نے ہی قبرستان عام میں بعد تدفین دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

✿ مکرم ایم طاہر بٹ صاحب انسپکٹر انصاراللہ کی خوشدامن مکرمہ بشیراں بیگم صاحبہ زوجہ مکرم محمد رمضان بٹ صاحب مرحوم سمن آباد فیصل آباد مورخہ 21 فروری 2003ء کو بعمر 62 سال وفات پا گئیں۔ نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد احمدیہ قبرستان گھوکھوال فیصل آباد میں آپ کی تدفین ہوئی۔ احباب جماعت سے مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

## دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

✿ ادارہ الفضل مکرم چوہدری محمد شریف صاحب کو جماعتی دورہ پر بطور نمائندہ الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے ضلع منڈی بہاؤ الدین اور ضلع گجرات کیلئے بھجوا رہا ہے۔

(i) توسیع اشاعت الفضل کیلئے نئے خریدار بنانا۔

(ii) الفضل میں اشتہارات کی ترغیب اور وصولی۔

(iii) الفضل کے خریداروں سے چندہ الفضل اور بقایات کی وصولی۔

امراء، صدران، مربیان سلسلہ، معلمین و جملہ احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

# احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

## منگل 8/اپریل 2003ء

12.15 a.m عربی سروس
1-15 a.m چلڈرنز کلاس
1-30 a.m مجلس سوال وجواب
2-35 a.m کوئز
3-20 a.m فرانسیسی سروس
4-30 a.m سفر ہم نے کیا
5-05 a.m تلاوت قرآن کریم، انصار سلطان القلم، عالمی خبریں
6-00 a.m واقفین نو بچوں کا پروگرام
6-30 a.m علمی خطابات
7-30 a.m طب وصحت کی باتیں (دانتوں کی حفاظت)
8-05 a.m لجنہ میگزین
9-20 a.m بنگلہ ملاقات
10-00 a.m جہازوں سے متعلق معلوماتی پروگرام
11-00 a.m لقاء مع العرب
11-30 a.m [illegible] میگزین
12-35 p.m درس القرآن
1-45 p.m انڈونیشین سروس
3-15 p.m طب وصحت کی باتیں (دانتوں کی صفائی)
4-15 p.m تلاوت قرآن کریم، انصار سلطان القلم، عالمی خبریں
5-05 p.m مجلس سوال وجواب
5-50 p.m بنگلہ سروس
7-00 p.m لجنہ ملاقات
8-05 p.m فرانسیسی سروس
9-05 p.m جرمن سروس
10-05 p.m لقاء مع العرب
11-10 p.m عربی سروس

## بدھ 9/اپریل 2003ء

12-05 a.m عربی سروس
1-15 a.m تربیتی پروگرام
1-45 a.m علمی خطابات
2-45 a.m جہازوں کا تعارف
3-45 a.m خطبہ جمعہ 6/جولائی 1990ء
5-05 a.m تلاوت قرآن کریم، تاریخ احمدیت، عالمی خبریں
6-00 a.m چلڈرنز پروگرام
6-30 a.m مجلس سوال وجواب
7-30 a.m ہماری کائنات
8-15 a.m اردو کلاس
9-15 a.m تقریر
10-00 a.m خطبہ جمعہ 6 جولائی 1990ء
11-05 a.m تلاوت قرآن کریم، عالمی خبریں
11-30 a.m لقاء مع العرب
12-35 p.m سواحیلی سروس
1-30 p.m ہماری کائنات
2-00 p.m مجلس سوال وجواب
3-10 p.m انڈونیشین سروس
4-10 p.m تقریر
5-05 p.m تلاوت قرآن کریم، تاریخ احمدیت، عالمی خبریں
6-00 p.m اردو کلاس
7-00 p.m بنگلہ سروس
8-00 p.m خطبہ جمعہ
9-00 p.m فرانسیسی سروس
10-00 p.m جرمن سروس
11-00 p.m لقاء مع العرب

## جمعرات 10/اپریل 2003ء

12-05 a.m عربی سروس
1-05 a.m سفر ہم نے کیا
1-30 a.m خطبہ جمعہ
2-30 a.m گلدستہ پروگرام
3-00 a.m ہماری کائنات
3-30 a.m مجلس سوال وجواب
4-30 a.m تقریر
5-05 a.m تلاوت قرآن کریم، درس ملفوظات، عالمی خبریں
5-55 a.m مجلس سوال وجواب
7-05 a.m ہنر
8-00 a.m چلڈرنز پروگرام
8-25 a.m ایم ٹی اے کینیڈا کے پروگرام
9-25 a.m کمپیوٹر سب کے لئے
10-00 a.m ترجمۃ القرآن
11-05 a.m تلاوت قرآن کریم، عالمی خبریں
11-30 a.m لقاء مع العرب
12-35 p.m سندھی سروس
1-35 p.m مجلس سوال وجواب
2-40 p.m تقریر
3-15 p.m انڈونیشین سروس
4-15 p.m سفر بذریعہ ایم ٹی اے
5-05 p.m تلاوت قرآن کریم، عالمی خبریں
5-55 p.m جرمن ملاقات
6-55 p.m بنگلہ سروس
8-10 p.m جرمن سروس
9-00 p.m فرانسیسی سروس
10-00 p.m فرانسیسی ملاقات
11-00 p.m لقاء مع العرب

# عطیہ چشم پر ایک علمی نشست

احمدیہ ہومیو پیتھک ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام مورخہ 31 مارچ 2003ء کو دارالضیافت میں عطیہ چشم کے بارہ میں آگاہی عامہ کیلئے ایک مفید علمی نشست کا انعقاد کیا گیا- اس بارہ میں معلومات دینے کیلئے مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب اور مکرم ڈاکٹر محمد عامر خان صاحب صدر نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن تشریف لائے- نشست کا تعارف مکرم ہومیو ڈاکٹر ناصر احمد صدیقی صاحب صدر ایسوسی ایشن نے پیش کیا اور مختلف سوالات عطیہ چشم کے بارہ میں کئے جن کے جوابات معزز مہمان ڈاکٹرز نے دیئے اور جملہ شرکاء کو آنکھوں کا عطیہ دینے کی تحریک کرتے ہوئے اس کار خیر کو عوام الناس میں پھیلانے کی طرف توجہ دلائی-

ڈاکٹر صاحبان نے بتایا کہ آنکھ کے ڈیلے کی تین تہیں ہوتی ہیں بیرونی فائبرس جس میں کارنیا وغیرہ ہوتا ہے' درمیانی ویسکولر جس میں خون کی نالیاں اور سب سے اندرونی نروس لیئر جو کہ اعصابی نظام پر مشتمل ہوتی ہے- ان Layers کے کسی بھی حصہ میں خرابی سے نابینائی پیدا ہو جاتی ہے- نابینائی کا علاج مختلف طریقوں سے ہوتا ہے- آنکھوں کے موتیا کا علاج اولاً ادویات سے اور پھر آپریشن سے کیا جاتا ہے-

انسانی آنکھ کی بیرونی شفاف جھلی کو کارنیا کہتے ہیں اس میں خون کی نالیاں نہیں ہوتیں اس لئے وفات کے بعد بھی یہ کچھ وقت تک ٹھیک حالت میں ہوتی ہیں اور دوسرے شخص کو منتقل کی جا سکتی ہیں- کارنیا خراب ہو جائے تو اس کا علاج کارنیا کی پیوندکاری ہے- اس کے لئے عطیہ چشم کی تحریک کی جاتی ہے-

آنکھوں کی پیوندکاری کا کام 1955ء میں سری لنکا میں شروع ہوا اور 1961ء میں سوسائٹی قائم ہوئی- سری لنکا اس وقت دنیا میں عطیہ چشم میں سرفہرست ہے- وہ دوسرے ممالک کو قیمتاً کارنیا بھجواتے ہیں- سری لنکا میں اس وقت ساڑھے چھ لاکھ آئی ڈونرز ہیں- 65 آپریشنز ہو چکے ہیں اور 45 ہزار کارنیا دوسرے ملکوں کو بھجوا چکے ہیں-

آئی ڈونرز سے کارنیا وفات کے بعد چار سے چھ گھنٹے میں حاصل کرنا ہوتا ہے اور خاص محلول میں محفوظ رکھنے کے بعد اسے ہفتہ دس دن تک استعمال کیا جا سکتا ہے- البتہ جلد سے جلد لگانا ہی بہتر ہوتا ہے- عطیہ کے حصول کے بعد میت کی آنکھ کی بناوٹ میں کوئی فرق نہیں آتا- اور یہ عمل 20 سے 25 منٹ میں مکمل کر لیا جاتا ہے-

عطیہ چشم کے بارہ میں جماعتی نقطہ نگاہ یہ ہے کہ پیوندکاری بصورت علاج جائز ہے- اور آنکھوں کا عطیہ وصیت کرنا صدقہ جاریہ ہے کیونکہ اس سے عطیہ دہندہ کو کوئی نقصان نہیں اور دوسرے کی زندگی کو فائدہ پہنچتا ہے یہ عین دینی روح ہے-

خدام الاحمدیہ پاکستان کے تحت نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن کی بنیاد نومبر 2000ء میں رکھی گئی- چار ہزار سے زائد احباب آئی ڈونرز بن چکے ہیں- اب تک نو آئی ڈونرز کی وفات ہو چکی ہے جن کے عطیہ سے 18 آپریشنز ہو چکے ہیں جو کہ بلا امتیاز مذہب لگائے گئے ہیں- ربوہ کے علاوہ 26 مقامات پر اس کی برانچیں قائم ہو چکی ہیں- ڈونرز میں کم سن بچوں سے لے کر نوے سال سے زائد عمر کے لوگ بھی شامل ہیں- عطیہ چشم ہر کوئی دے سکتا ہے جس کا کارنیا محفوظ ہو خواہ اس کی نظر کمزور ہی کیوں نہ ہو- یہ ایک صدقہ جاریہ ہے اور آپ کے عطیہ سے وفات کے بعد دو افراد کو روشنی مل سکتی ہے- آخر پر صدر ایسوسی ایشن نے شکریہ ادا کیا اور عطیہ چشم میں بھرپور تعاون کرنے کا وعدہ کیا-

# خبریں — امریکہ اور عراق جنگ

بغداد ائرپورٹ پر قبضے کیلئے پیش قدمی کے دوران اتحادی فوج کو سخت مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا اور بغداد ائرپورٹ کے اردگرد اتحادیوں اور عراقی فوج میں شدید لڑائی جاری رہی- ادھر عراقی دارالحکومت بغداد کے دروازے پر گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے اتحادیوں کو ری پبلکن گارڈز اور عراقی ملیشیا کی طرف سے سخت مزاحمت کا سامنا ہے جبکہ عراق نے صدام ائیرپورٹ پر قبضے کیلئے آنے والے اتحادی فوجیوں کو گھیرے میں لینے کا دعویٰ کیا ہے- امریکہ نے اپنے چھاتہ بردار جنوبی بغداد پر قبضے کیلئے اتار دیئے ہیں- ائرپورٹ پر قبضے کی تصدیق نہیں ہو سکی- عراق کے خلاف جنگ میں امریکہ کے ساتھ کردوں نے بھی بغداد میں امریکی فوجی حکومت کی مخالفت کر دی ہے- عراقی صدر صدام حسین نے کہا ہے کہ اتحادی فوج کو دارالحکومت میں بری طرح شکست دیں گے- عراقی ٹی وی پر وزیر اطلاعات نے صدام حسین کا نیا پیغام پڑھ کر سنایا- صدر نے ہموطنوں کے حوصلے بلند کرتے ہوئے کہا کہ وہ دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ کریں کیونکہ شکست دشمن کا مقدر بنے گی فتح ہمیشہ سچ کی ہوگی عراقی عوام سرخرو ہوں گے- عراقی عوام کے حوصلے بلند کرنے کیلئے عراقی صدر گلیوں میں آ گئے اور عوام سے ملاقات کی-

بش انتظامیہ میں عراق میں بعد از صدام بننے والی عبوری حکومت کے وزیراعظم کے بارے میں شدید اختلافات پیدا ہو گئے ہیں- ایک حلقہ کرد ڈیموکریٹک پارٹی کے احمد شیلابی کو وزیراعظم بنانا چاہتا ہے- شیلابی جو سابق بینکار بھی ہیں- 1958ء میں عراق سے فرار ہو کر امریکہ چلے گئے تھے- دوسرا حلقہ سی آئی اے کے سابق ڈائریکٹر جیمز وولربی کا نام تجویز کر رہے ہیں- اور امریکی کانگرس نے فیصلہ کیا ہے کہ فرانس' جرمنی' روس اور شام کو جنگ کے بعد عراق کی تعمیر نو کا کوئی ٹھیکہ نہیں دیا جائے گا-

امریکی کانگرس نے عراق کے خلاف جاری جنگ کے اخراجات کیلئے 80- ارب ڈالر کے بجٹ کی منظوری دے دی ہے صدر بش نے کہا کہ وار بجٹ کی منظوری سے عراق جنگ جیتنے میں مدد ملے گی- سینٹ کے 93- ارکان نے قرارداد کے حق میں ووٹ دیا جبکہ ایوان زیریں میں 414 نے بل کی حمایت میں اور 12 نے مخالفت میں رائے دی-



روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29